98533 - مٹی کی پینٹنگ کی ناجائز اور جائز اقسام

سوال

میں پینٹر ہوں، ان آخری ایام میں میں نے مٹی کے ساتھ پینٹنگ شروع کر دی ہے، اسی طرح میں نے کئی ایک اشخاص سے یہ بھی سنا ہے کہ مٹی کے ساتھ پینٹنگ کرنا حرام ہے، لیکن میں بالکل اسی طرح تختیوں پر پینٹنگ بناتی ہوں جس طرح برش کے ساتھ خاکے بنائے جاتے ہیں، اور کیا مسجدوں یا گھروں کی شکلوں میں مٹی سے پینٹنگ کرنی بھی شریعت میں انسان اور پرندوں کی شکلیں بنانے کی طرح ہی ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

مٹی سے شکلیں بنانا اور پینٹنگ کرنا بھی تصویر کی ایک قسم ہے، اس میں جائز بھی ہے اور حرام بھی ہے، حرام یہ ہے جو ذی روح مثلا انسان یا جانوروں وغیرہ کی شکل میں پینٹنگ کی گئی ہو؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس کسی نے بھی دنیا میں کوئی تصویر بنائی اسے روز قیامت اس تصویر میں جان ڈالنے کا مکلف کیا جائےگا، اور وہ اس میں روح نہیں ڈال سکےگا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2112) صحیح مسلم حدیث نمبر (2110).

اور جائز یہ ہے کہ جو کسی ذی روح کے علاوہ شکل اور منظر بنایا گیا ہو، تو مٹی کے ساتھ وہ پینٹنگ کرنی یعنی مسجد یا گھر یا درخت وغیرہ جس میں روح نہ کی شکلیں اور منظر بنانا جائز ہے.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام کہتے ہیں:

" تصویر میں حرمت کا دارومدار اس پر ہے کہ وہ ذی روح کی تصویر ہو، چاہے وہ تصویر کرید کر بنائی گئی ہو، یا پھر رنگ کی ساتھ، یا دیوار پر بنائی گئی ہو، یا کسی کپڑے پر، یا کسی کاغذ پر، یا کپڑے میں بن کر بنی ہوئی ہو، چاہے وہ برش کے ساتھ بنی ہو، یا قلم کے ساتھ، یا کسی آلے اور مشین کے ساتھ، اور چاہے کسی چیز کی تصویر اس کی طبیعت اور حقیقت کے مطابق ہو، یا پھر اس میں کوئی تبدیلی اور تغیر و تبدل کیا گیا ہو، یا اسے میں کوئی خیالی تبدیلی کر کے اسے چھوٹا یا بڑا کیا گیا ہو، یا اسے خوبصورت کر دیا گیا یا اسے بدصورت بنا دیا گیا ہو، یا وہ لائنیں لگا کر جسم کی ہڈیوں کا ہیکل بنایا گیا ہو، یہ سب برابر ہے.

تو حرمت کا دائرہ یہ ہوا کہ جو ذی روح کی تصویر بنائی گئی ہو وہ حرام ہے، چاہے وہ خیالی تصویر ہی ہو، جیسا کہ مثال کے طور پر قدیم فراعنہ اور صلیبی جنگوں کے قائدین اور فوجیوں کی خیالی تصاویر بنائی جاتی ہیں، اور اسی طرح عیسی علیہ السلام اور مریم علیہا السلام کی تصاویر اور مجسمے جو عیسائیوں کے گرجوں اور چرچوں میں کھڑے کیے جاتے ہیں.. الخ.

یہ سب عمومی دلائل کی بنا پر حرام ہیں، کیونکہ اس میں برابری ہے، اور یہ شرک کا ذریعہ ہیں.

الشیخ عبد العزیز بن باز.

الشیخ عبد الرزاق عفیفی.

الشیخ عبد اللہ بن غدیان.

الشیخ عبد اللہ بن قعود.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (1 / 696).

اسی طرح بدعی مقامات اور ان جگہوں کی مٹی وغیرہ سے تصاویر اور شکل بنانی بھی جائز نہیں جن کی لوگ ناحق تعظیم کرتے ہیں، مثلا چرچ اور قبور اور عبادت گاہیں، اور معصیت و گناہوں والی جگہیں مثلا بنك اور سینما اور تھیٹر وغیرہ.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام کہتے ہیں:

" حرم نبوی اور حرم مکی کے فنی مجسمات بنانے جائز نہیں؛ کیونکہ ہو سکتا ہے وہاں موجود نمازیوں اور طواف کرنے والوں کی تصاویر پر مشتمل ہوں، اور مسجد نبوی میں قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے اور دوسرے افراد کی تصاویر پر مشتمل ہوں.

اور اسی طرح مسجد نبوی کی تصویر کے ساتھ گنبد خضراء کی تصویر بنانا بھی جائز نہیں، کیونکہ یہ لوگوں کو قبے بنانے اور وہاں دفن لوگوں کا اعتقاد رکھنے کی طرف لے جائیگا، اور یہ چیز شرک اکبر کا باعث بنتا ہے، اور اس لیے بھی کہ اس میں اور بھی کئی ایك خرابیاں پائی جاتی ہیں، اللہ تعالی ہمیں اس سے محفوظ رکھے "

الشیخ عبد العزیز بن باز.

الشیخ عبد الرزاق عفیفی.

الشیخ عبد اللہ بن غدیان.

الشیخ عبد اللہ بن قعود.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (1 / 476).

اور پھر کتاب اللہ میں بھی اس بات کی طرف اشارہ ملتا ہے کہ مٹی سے ذی روح کی شکلیں اور مجسمے بنانے حرام ہیں، اور وہ درج ذیل فرمان باری تعالی میں ہے:

جب اللہ تعالی کہےگا اے عیسی بن مریم تم اپنے اور اپنی والدہ کے اوپر میری نعتوں کو یاد کرو، کہ جب میں نے تجھے روح القدس کے ساتھ عطا کی تھی تو گود میں بھی اور بوڑھا ہو کر بھی لوگوں سے باتیں کرتا تھا، اور جب میں نے تجھے کتاب و حکمت اور توراۃ و انجیل سکھائی تھی، اور جب تو مٹی سے پرندوں کی شکلیں میرے حکم سے بناتا، اور پھر اس میں پھونك مارتا تو وہ میرے حکم سے پرندہ بن جاتا تھا، اور تم مادر زاد اندھے اور برص کے مریض کو میرے حکم سے شفایاب کرتا تھا، اور جب تو میرے حکم سے مردوں کو زندہ کرتا تھا المآئدۃ (110).

اور جو اس آیت پر غور کریگا تو وہ " اور جب تو میرے حکم سے مٹی سے پرندے کی شکل بناتا .

اسے معلوم ہو گا کہ اس میں مٹی سے پرندے کی شکل بنانے کی واضح حرمت کا اشارہ موجود ہے ۔ اور اسی طرح ہر ذی روح کی شکل بنانا بھی ۔ اور یہ کہ عیسی علیہ السلام نے جو کچھ کیا وہ اللہ تعالی کے حکم سے تھا، تو اسے بنانا، اور اس میں پھونك مارنا یہ دونوں کام اللہ کے حکم سے تھے، اور اللہ تعالی کا فرمان میرے حکم سے

ممانعت پر دلالت کرتا ہے، حتی کہ عیسی علیہ السلام کی شریعت میں بھی ممانعت پر دلالت کر رہا ہے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ مسیح علیہ السلام کی عبودیت کی وجوہات اور یہ کہ وہ مخلوق تھے خالق نہیں کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

" دوسری وجہ:

انہوں نے مٹی سے پرندے کی شکل بنائی، اس سے مراد یہ ہے کہ: انہوں نے پرندے کی تصویر جیسی ایك تصویر اور شکل بنائی، اور عام لوگ بھی اسے بنانے پر قادر ہیں، کیونکہ کسی ایك کے لیے بھی پرندے جیسی شکل کا مجسمہ بنانا ممکن ہے، اور اسی طرح دوسرے جانوروں کا مجسمے اور تصویر بنانا بھی ہر کسی کے لیے ممکن ہے، لیکن یہ تصویر بنانی حرام ہے، لیکن مسیح علیہ السلام نے جو تصویر بنائی تھی اس کے خلاف کیونکہ وہ تصویر اور مجسمہ اور شکل تو انہوں نے اللہ تعالی کے حکم سے بنائی تھی، اور اللہ تعالی نے انہیں اجازت دی تھی، اور یہ معجزہ تھا کہ وہ پرندے کی اس شکل اور مجسمے میں پھونك مارتے تو اللہ تعالی کے حکم سے وہ پرندہ بن کر اڑ جاتا، یہ معجزہ نہیں

کہ مٹی سے پرندے کی شکل بنانا؛ بلکہ معجزہ اس میں جان ڈالنی تھی، کیونکہ پرندے کی شکل اور مجسمہ بنانا تو سب کے لیے مشترك ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مصوروں پر لعنت کرتے ہوئے فرمایا:

" یقینا روز قیامت سب سے زیادہ شدید عذاب مصوروں کو ہو گا "

تیسری وجہ:

اللہ سبحانہ و تعالی نے مسیح علیہ السلام کو خبر دی کہ انہوں نے تصویر بنائی اور اس میں پھونك اللہ کے حکم سے ماری، اور یہ بھی خبر دی ہے کہ انہوں نے یہ کام اللہ کے حکم سے کیا، اور اللہ سبحانہ و تعالی نے یہ بتایا ہے کہ یہ ان نعمتوں میں سے ایك نعمت ہے جو مسیح علیہ السلام پر اللہ تعالی نے کی تھیں، جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

وہ تو ہمارا ایك بندہ ہے جس پر ہم نے نعمتیں کیں اور اسے ہم نے بنی اسرائیل کے لیے مثال بنایا .

دیکھیں: الجواب الصحیح (4 / 46 - 47).

واللہ اعلم .